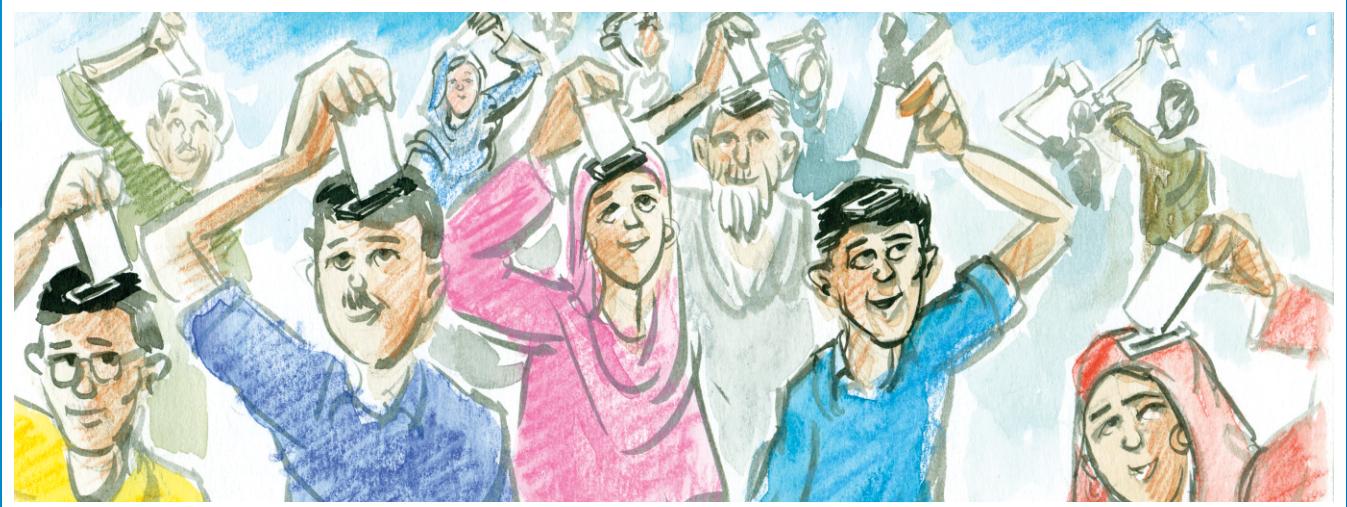


# پاکستانی ووٹر تاریخی تہذیب کا ذریعہ

میرا ووٹ میری طاقت ہے  
میرے اچھے مستقبل کی جمہوری ضمانت ہے۔



# ووٹ کی طاقت

جمہوری معاشرے میں ہر بالغ فرد کے پاس ووٹ وہ اختیار ہے، جسکے داشتمانہ استعمال سے وہ اپنی پسند کی حکومت بناسکتا ہے۔ جمہوری شہریت کی یہ چابی گھما کر کسی اچھی حکومت کو تسلیل دیا جاسکتا ہے اور کسی خراب حکومت کو گھر بھیجا جاسکتا ہے۔ نیزاچھی حکمرانی کا بہتر خاکہ پیش کرنے والی کسی نئی پارٹی کو بھی آزمایا جاسکتا ہے۔ ایکشن 2018 میں 97 ملین پاکستانی ووٹراپنے جمہوری مستقبل کا فیصلہ پونگ بوچھ پر کریں گے۔

ووٹ کی طاقت میں ایک منفرد سماجی مساوات پائی جاتی ہے مرد کا ووٹ۔ عورت کے ووٹ کے برابر ہوتا ہے، امیر کا ووٹ۔ غریب کے ووٹ کے برابر ہوتا ہے۔ شہری کا ووٹ۔ دیہاتی کے ووٹ کے برابر ہوتا ہے۔ اقلیت سے تعلق رکھنے والے کا ووٹ۔ اکثریت سے تعلق رکھنے والے کے برابر ہوتا ہے۔ ایسی سماجی مساوات ہمیں بہت کم نظر آتی ہے تاریخ گواہ ہے کہ ووٹ کے حق میں برابری تک کافی طویل، صبر آزماء اور کٹھن تھا۔ ابتداء میں یہ حق صرف مردوں کو حاصل تھا اور جائیداد اور راثت سے مشروط تھا۔ پھر اس کا دائرہ کار خوا تین تک بڑھا۔ رائے دھنگان کی عمر بھی 21 سے 18 سال اور بعض ممالک میں 16 سال تک کرنے کی اپنی جدوجہد ہے۔ پاکستان میں ووٹر کی عمر 18 سال ہے جس کے باعث نوجوان ہماری آبادی کا سب سے بڑا حصہ ہونے کے باعث ہمارے سیاسی منظرنامے میں خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

## قومی ووٹر ڈی کی تاریخ

ایکشن کمیشن آف پاکستان نے 2016ء میں 7 دسمبر کو پاکستان میں قوی ووٹر ڈے قرار دیا۔ 7 دسمبر کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ 7 دسمبر 1970ء کو پاکستان میں پہلی بار بالغ رائے دیتی بیانیہ کے بعد نصیب ہوئے۔ آزادی کے 23 سال بعد نصیب ہونے والے اس حق کی حفاظت اور اسکی قوت سے جمہوریت کی چھاؤں تک اچھے مستقبل کی جانب سفر کو جاری و ساری رکھنا ہی اس دن کو منانے کی اصل روح ہے۔

پاکستان ووٹ کی قوت سے قائم ہوا۔ 1946ء کے انتخابات کے نتائج نے آل انڈیا مسلم لیگ کے علیحدہ وطن کے مطالبے پر مہر تصدیق ثبت کی۔ قیام پاکستان کے بعد ووٹ کی حرمت سے گریز کی ہم نے بھاری قیمت ادا کی۔ آج ہمارے مستقبل کا راستہ۔۔۔ ہمارا ووٹ ہی تراشے گا۔ آئیے اپنی جمہوری طاقت کو پہچانیں!

## جمهوری حکومت کا حق

آئین پاکستان 1973ء کے دیباچہ اور قرارداد مقاصد میں واضح انداز میں درج ہے کہ ”ریاست اپنی طاقت اور اتحاری کا استعمال عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے کرے گی۔ پاکستان ان 48 ممالک میں شامل تھا جنہوں نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کے عالمی علامیہ کے حق میں ووٹ دیا۔ اس علامیہ کے آڑیکل 21 کے مطابق:

- 1- ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست آزادانہ طور پر منتخب کئے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق ہے۔
- 2- ہر شخص کو اپنے ملک میں پیلک سروں کے حصول کا براہ حق ہے۔
- 3- عوام کی مرضی حکومت کے اقتدار کی بندید ہوگی۔ یہ مرضی وقتاً فوقتاً ایسے حقیقی انتخابات کے ذریعہ ظاہر کی جائے گی جو عالم اور مساوی رائے دھنگی سے ہوں گے اور جو غصیہ ووٹ یا اس کے مساوی کسی دوسرے آزادانہ طریقہ رائے دھنگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

اسی طرح شہری اور سیاسی حقوق کے بارے میں بین الاقوامی معاهدہ پر پاکستان نے 17 اپریل 2008ء کو دستخط کئے اور 23 جون 2010ء کو اسکی باقاعدہ تویث کی۔ اس معاهدہ کے آڑیکل 25 میں درج ہے:-

- ہر شہری کو یہ حق حاصل ہوگا، کہ وہ آڑیکل 2 میں درج کردہ امتیازات میں سے کسی کے بھی بغیر اور غیر مناسب پابندیوں کے بغیر:
- (الف) براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب نمائندوں کے ذریعے عوامی امور کے انعقاد میں حصہ لے۔
- (ب) ایسے حقیقی مدّتی انتخابات میں حق رائے دہی استعمال کرے اور منتخب ہو، جو عالمی اور مساوی رائے دہی کے حق اور خصیہ رائے شماری کے ذریعے منعقد ہوں گے۔ رائے

دہنگان کی آزادانہا رائے کی صفائی دیتے ہوں گے:

(ج) مساوات کی عام شرائط پر اپنے ملک میں عوامی خدمت تک رسائی حاصل کرے۔  
پاکستان کے شہریوں نے اپنے جمہوری حق حکمرانی کیلئے بے مثال تاریخی جدوجہد کی ہے اور انکی غالب اکثریت اپنے ووٹ کی طاقت سے پائیدار جمہوری نظام کی خواہشمند ہے۔

## ووٹ میرا حق

- ☆ اگر آپ 18 سال کے ہیں تو آپ ووٹ بن سکتے ہیں۔
- ☆ ایکشن ایکٹ 2017ء کے مطابق آپ اپنا شناختی کارڈ بنوائے وقت اپنے مستقل یا عارضی (موجودہ) پتہ پر اپنا ووٹ درج کرنے کی انتخاب کر سکتے ہیں۔ آپ اپنی خواہش کا اظہار نادرست اپنا شناختی کارڈ بنوائے وقت کر سکتے ہیں۔
- ☆ اگر آپ دیکھناچاہتے ہیں کہ آپ ووٹ ہیں تو آپ 8300 پر اپنا کمپیوٹر ائرڈشاختی کا رڈنبر لکھ کر یہیں بھیجیں گے تو آپ کو اپنے ووٹ کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔
- ☆ مزید معلومات کیلئے آپ اپنے قریبی ایکشن کمیشن آف پاکستان کے دفتر سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

## پارلیمانی انتخابی اصلاحات کا خواب پورا ہوا۔

پاکستان کے انتخابی نظام میں اصلاحات ایک دریئہ خواب تھا۔ جیرانی کی بات یہ ہے کہ ملک میں رائج آٹھ ایکشن قوانین میں سے چار کا تعلق مارشل لاء کے دور سے تھا جبکہ ستر کی دہائی میں بننے والے چار قوانین میں بھی خوب اچھی برقی پیوند کاری ہو چکی تھی۔ ایکشن 2013ء کے بعد انتخابی اصلاحات کے لئے عوامی مطالبہ سامنے آیا۔ جولائی 2014ء میں پارلیمنٹ نے 34 رکنی ملٹی پارٹی، پارلیمنٹری کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات قائم کی جس میں چھوٹی بڑی تمام پارلیمانی سیاسی جماعتوں کو موثر نمائندگی دی گئی۔ تین سیالی میں حصہ جمیں بڑی کمیٹی کی 26 اور ذیلی کمیٹی کی 96 میٹنگ شامل ہیں۔ ایکشن ایکٹ 2017ء کی صورت میں سامنے آچکی ہے۔ جو کہ قومی اسمبلی اور سینٹ سے منظوری کے بعد قانون کا درج اختیار کر چکی۔ امید کی جاسکتی ہے کہ ایکشن 2018ء میں اس قانون پر عملدرآمد ہو گا اور کوئی دھنس، دھاندی کاروں اور ناروں کے لئے دھرنا گمراہ آبنیں کرے گا۔ عوام کے ووٹ کی حرمت بحال ہو گی اور مستقبل کی منتخب حکومت کو کیسوئی کے ساتھ جمہوری خدمت کا موقع ملے گا۔

کمیٹی نے جس احسن انداز میں کام کیا وہ قبل ستائش ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کے علاوہ سول سوسائٹی اور ایکشن کمیشن آف پاکستان کی تجاویز کو بھی اہمیت دی گئی۔ اس عمل کے نتیجے میں پہلے ہی ایک آئینی ترمیم ہو چکی ہے جس کے ذریعہ ایکشن کمیشن آف پاکستان کے نئے ممبران کا تقرر ہوا۔ ایکشن بل 2017ء کے چار نکات پر پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان تحریک انصاف، تحریک قومی مودومنٹ اور جمیعت علماء اسلام (ف) کو تحفظات ہیں اور انہوں نے اپنے تجدید یادہ کرنوٹ لکھے ہیں کہ یہ وہ ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے۔ مگر ان حکومت کے قیام میں تمام اپوزیشن جماعتوں کی آواز ہونی چاہیے۔ ایکٹر انک و ونگ اور با یو میٹرک نظام کو موثر انداز میں متعارف کرایا جائے اور انتخابی اخراجات میں اضافہ نہ کیا جائے۔ ایکشن ایکٹ 2017ء کی منظوری کے بعد ایکشن نامزدگی فارم میں درج حلف نامے پر اعتراضات سامنے آئے جنہیں تراہیم کے ذریعہ درست کر لیا گیا ہے۔ تاہم نی انتخابی اصلاحات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ایکشن ایکٹ 2017ء نے تمام انتخابی قوانین کو بھاگ کر کے 241 دفعات پر مشتمل ایک جامع قانون بنادیا ہے یہ روایت پاکستان میں نئی ہے اور اس سے قانون پر عمل کرانے والوں کیلئے آسانی ہو گی نیز کسی کو بھی یادوسرے قانون کے یچھے چھپنے کی جگہ نہیں سکے گی۔ 15 ایوب پر مشتمل اس قانون میں ایکشن کمیشن آف پاکستان کو مکمل مالی اور انتظامی خود اختیاری دی گئی ہے۔ کمیشن ایکشن سے چھ ماہ تک اپنا مکمل ایکشن پلان بنانے کا پابند ہو گا۔ انتخابی تنائی کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا۔ نئی مردم شماری کی بنیاد پر حلقة بندیاں ہو گی اور کسی بھی صوبے میں ووٹر زکی تعداد میں 10 فیصد سے زیادہ تفاوت نہیں ہو سکتا۔ ایکشن کمیشن اور نادرا کے اشتراک سے انتخابی فہرستیں خود بخود بہتر ہوتی چلی جائیں گی اور نئے ووٹر زکا انداز ہو گا۔ امیدواروں کو تصاویر والی انتخابی فہرستیں یو ایس بی پر میسر ہو گی۔ پونگ اسکم ایکشن سے 30 دن پہلے پیک کی جائے گی اور پونگ اسٹیشنوں پر خفیہ کیرے نصب کرنے کا اختیار ہو گا۔ امیدواروں کے لئے ایک جامع نامزدگی فارم بنایا گیا ہے۔ جبکہ ٹیکو کریٹ نشست کے امیدواروں کے لئے ایک اضافی فارم ہو گا۔ قومی اسمبلی کے امیدوار کے لئے زرخانست مبلغ 30000 روپے جبکہ سینٹ اور صوبائی اسمبلی کے لئے امیدواروں کا زرخانست مبلغ 20000 روپے ہو گا۔ انتخابی اخراجات کی حد بھی

بڑھادی گئی ہے۔ اب قومی اسمبلی امیدوار چالیس لاکھ، صوبائی اسمبلی کا امیدوار بیس لاکھ اور سینٹ کا امیدوار پندرہ لاکھ تک خرچ کر سکتے گا۔ تاہم سیاسی جماعتوں کے اخراجات کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ ملک سے تنگہ پارٹیوں کا کلچر ختم کرنے کے لئے طے کیا گیا ہے کہ سیاسی جماعت بنانے کی درخواست دو ہزار ممبر ان اور دو لاکھ روپے فیس کے ساتھ جمع کرائی جاسکے گی۔ نیز ایک لاکھ پاਸ سے زائد عطیہ دینے والے کانام بھی بتا پا جائے گا۔

ایکشن ایکٹ 2017ء میں خواتین کی سیاسی عمل میں شمولیت کے لئے بھی خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو 5 فیصد نکٹ خواتین کو دینا ہوئے تھے اگر کسی حلقة میں خواتین کے کاست کئے گئے تو وہ انتخاب کا عدم ہو سکتا ہے۔ انتخابی عزداریوں پر جلد فیصلے کا بھی نظام موثر بنایا گیا ہے۔ نگران حکومتوں اور ایکشن مہم کے لئے ضابطہ بھی ایکشن ایکٹ 2017ء کا حصہ ہیں۔ یہ بات سچ ہے کہ قوانین پر چونکہ تمی تحریکیں ہوتے بلکہ حالات اور ضرورتوں کے بدلتانے کے بعد ان میں جمہوری پارلیمانی طریقے سے تراجمیں کی جاسکتی ہیں۔ پارلیمانی کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات نے تاریخی کام کیا ہے۔ جو مستقبل میں شفاف ایکشن کی بنیاد بنے گا۔ امید کی جاسکتی ہے کہ اگر ان انتخابی اصلاحات پر عمل ہو گیا تو جمہور کا اعتماد جمہوریت پر بڑھ جائے گا اور مستقبل کی منتخب حکومتیں بھی ہمہ وقت اذیمات کی بارش میں بھیگنے کی بجائے خدمت اور محنت کے مشن پر یکسوئی سے کام کر سکیں گی۔ امید ہے کہ اب برسوں سے پامال ہمارے ووٹ کی حرمت بحال ہو سکے گی۔

## پاکستانی ووٹر کا عہد

☆ میں جمہوریت میں غیر متزلزل اعتماد رکھتے ہوئے عہد کرتا / کرتی ہوں کہ میں اینے

دوٹ کی طاقت سے پرامن جمہوری تبدیلی لاو نگا / لاو نگی۔

☆ مجھے احساس ہے کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح، مفکر پاکستان علامہ اقبال

اور بے شمار دیگر قومی قائدین نے ووٹ کو ہی پر امن تاریخی تبدیلی

کا ذریعہ بنایا اور ووٹ کی قوت سے نمائندہ اداروں میں ہماری آواز بنے۔

☆ مجھے فخر ہے کہ آئین پاکستان 1973ء نے بھی مجھے اپنی مرضی کی حکومت

بنانے کیلئے ووٹ کا حق دیا ہے۔

☆ میں عہد کرتا / کرتی ہوں کہ میں اپنے ووٹ کی چاپی گھما کر زنگ آلو نظم کا بند تالا

کھواں گا اگی۔ جو مجھے خوشحال، ترقی یافتہ اور مضبوط پاکستان کی منزل کی راہ پر

گامز ن کرے گا۔

☆ میرا وٹ میری آواز ہے اور یہ میری ریاست پاکستان کے ساتھ مضبوط

**جزت کا تو اندا ظہار ہے۔**

☆ میں اپنی اس آواز کو بھر پورا نہ از میں استعمال کروں گا کروئی تاکہ میری حکومت

میرے اعتماد کے ساتھ، میری خدمت کرے۔